خدا اول - خدا آخر - خدا ظاہر - خدا باطن

اسد اللہ - شیرِ خدا - رسولِ خدا کے چچا زاد بھائی

سیدہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ کے شوہر - شہیدِ اعظم امام حسینؓ کے باپ

غالب علیٰ کل غالب علیؑ بن ابی طالب

کے علوم ہمہ گیر سے فیض یافتہ نواب اسد اللہ خاں غالبؔ کی

غالبِ اُردو زبان

یہ مقالہ

۱۸ فروری ۱۹۵۱ء یوم یک شنبہ کو خواجہ حسن نظامی نے

مزار غالبؔ کے قریب سالانہ مجلس یوم غالبؔ میں سنایا

(اور)

امیر خسرو بُک ڈپو اُردو ہندی پبلشر کمپنی دہلی نے شائع کیا

انجمن ترقی اُردو ہند کا تعارف

سب جانتے ہیں کہ انجمن ترقی اُردو علامہ عبدالحق صاحب کی علمی گود میں پلی اور بڑی ہوئی تھی ۔ مگر علامہ ممدوح پاکستان چلے گئے ۔ تو محترمہ حمیدہ سلطانہ صاحبہ نے دہلی میں اس نام کی انجمن جاری کی ہے جس کے صدر علامہ برج موہن دتاتریہ کیفی ہیں ۔ اور حمیدہ سلطانہ صاحبہ جنرل سکرٹری ہیں ۔ جنہوں نے گزشتہ سال بھی غالب کے مزار پر جلسہ کیا تھا ۔

اس سال اس جلسے کے صدر ڈاکٹر ذاکر حسین خان صاحب ناظم امور علمی علی گڑھ یونی ورسٹی اور جامعہ ملیہ یونیورسٹی دہلی مقرر ہوئے ہیں اور شری شنکر پرشاد صاحب چیف کمشنر دہلی استقبالیہ کمیٹی کے صدر ہیں ۔ اور اُن کی اور امام العلوم پیرزادے حضرت مولانا سید محی الدین آزاد ابوالکلام وزیر آثار قدیمہ و تعلیمات بھارت اور چیف کمشنر صاحب اور ڈاکٹر ذاکر حسین خان صاحب کی تقریریں بھی اس جلسے میں ہوئی ہیں اور خواجہ حسن نظامی نے بھی یہ مضمون اس جلسے میں سُنایا تھا ۔

جس کو
کارکن امیر خسرو بہ دیو اُردو ہندی پبلشر کمپنی دہلی نے
ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم کرنیکے لئے
شائع کیا ہے

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ کی ایجاد اُردو زبان کو
ترقی دینے والے نواب اسد اللہ خاں غالب کی

غالب اُردو زبان

اُس خدا کا نام لے کر یہ مضمون شروع کرتا ہوں جو انسان کی ہر زبان کا خالق ہے۔ اور جس نے باوا آدم کو کل جہان کی موجودات کے نام دریافت کرنے کا پرچہ امتحان دیا تھا اور حضرت آدم نے ہر ملک کی زبان میں وہاں کی موجودات کے نام بتائے تھے۔ اور فرشتوں کو اس امتحان میں فیل ہو جانے کے سبب حضرت آدم کو سجدہ کرنا پڑا تھا۔ اور یورپ و امریکہ اور روس کے دوست مسٹر ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور خدا نے مسٹر ابلیس کو اپنی دنیا کی پارلیمنٹ میں اپوزیشن پارٹی کا لیڈر مقرر کیا تھا۔

جناب صدر اور حاضرین سے اجازت لے کر عرض کرتا ہوں کہ ہم سب کے خدا کو انکار اور اقرار کے دنگل کا شوق ہے چنانچہ مسلمانوں کو جو کلمہ سکھایا ہے اس میں بھی انکار اور اقرار کی کشتی پائی جاتی ہے کہ پہلے کہو کوئی خدا نہیں ہے۔ پھر کہو ایک خدا ہے۔

جس طرح بجلی کی روشنی منفی مثبت (نگیٹیو پزیٹیو) تاروں کے ملنے سے پیدا ہوتی ہے اور جس طرح خدا کے انکار اور اقرار کے ملانے سے محمد رسول اللہؐ کا کرنٹ پیدا ہوتا ہے اسی طرح انسانوں کی بولیاں بھی آپس میں ٹکرانے سے ترقی کرتی ہیں۔

آل انڈیا ریڈیو کی ہندی زبان

دہلی کے روزانہ اُردو اخبار پرتاپ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں ۲ محرم ۱۳۷۰ھ کو مر گیا تھا۔ اور مرزا غالب کے خیالی جانشین اُستاد ہلال دہلی سے روتے ہوئے میرے پاس آئے تھے تو میں نے ان سے کہا تھا کہ اب تو آپ نے مجھے زندہ دیکھ لیا۔ پھر رونے کی کیا وجہ ہے؟ جواب دیا اخبار کی خبر کیا غلط ہوتی ہے میں نے اپنی آنکھ سے

اس میں دیکھا ہے کہ آپ دنیا سے چل بسے

اس لئے مجھے بھی یقین ہوگیا کہ میں سچ مچ مرگیا ہوں اور عالم تصور میں محسوس ہوا کہ قبر میں دفن ہوگیا ہوں اور منکر نکیر فرشتے آل انڈیا ریڈیو کی ہندی زبان میں مجھ سے پوچھتے ہیں۔ تیرا خدا کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے مگر اس بولی کو میں سمجھ نہیں سکتا اور اردو میں کہتا ہوں۔ کیا کہا شریمان جی؟ میں سمجھا نہیں۔

تو انہوں نے پھر وہی زبان بولی۔ اور میں نے پھر کہا کہ میں یہ زبان نہیں سمجھ سکتا یکایک مرزا غالب کی روح میری قبر میں آئی اور اس نے فرشتوں سے کہا۔ تمہاری زبان زندہ لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی تو یہ مردہ آدمی کیونکر سمجھے گا؟ اگر تم سچ مچ اس مُردے سے جواب لینا چاہتے ہو تو فرشتہ خصلت پنڈت جواہر لال نہرو کی زبان سیکھ کر آؤ اور نہرو کی اس زبان میں سوال کرو جس کو کروڑوں ہندو مسلمان سکھ عیسائی برہمن چھتری ویش شودر بولتے اور سمجھتے ہیں۔

میں اُردو زبان کے شاعر غالب کی روح ہوں اور ریڈیو لہروں سے ہر وقت میرا ملنا جلنا رہتا ہے۔ اور ریڈیو کی برقی لہریں مجھ سے کہا کرتی ہیں کہ آل انڈیا ریڈیو پر وہ ہندو مسلمان سکھ پارسی عیسائی مقدمہ کیوں نہیں چلاتے جو ریڈیو مشین کی فیس سرکار کو دیتے ہیں مگر ریڈیو کی زبان ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔

اگر وہ مقدمات چلائیں اور ڈیفنس منسٹر سردار بلدیو سنگھ کو گواہی میں لکھوادیں کہ انہوں نے پارلیمنٹ میں کہا تھا کہ کشمیر کی بھارتی فوج والے پاکستان کا ریڈیو سنتے ہیں کیونکہ آل انڈیا ریڈیو کی زبان ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔ تو وہ سب مقدمے جیت جائیں گے

میں نے مرزا غالب کی روح سے پوچھا۔ آپ تو مجھ سے بہت دن پہلے قبر میں آگئے تھے یہ بتائیے کہ فرشتوں نے پہلے دن آپ سے کس زبان میں سوالات کئے تھے؟

غالب کی روح نے جواب دیا۔ مجھ سے فرشتوں نے انگریزی میں سوالات کئے تھے۔

مگر میں نے کہدیا - آئی ڈونٹ نو انگلش - پلیز ٹاک اِن اُردو (میں انگریزی نہیں جانتا مہربانی کر کے اُردو میں بات کرو)

میں نے کہا آپ سے انگریزی میں سوالات کیوں کیے گئے تھے؟ غالب کی روح نے جواب دیا - اس وقت انگریزوں کی نئی نئی حکومت قائم ہوئی تھی اور فرشتے چونکہ سرکاری لوگ ہوتے ہیں اس لئے ان کو وقت کی سرکار کا ساتھ دینا پڑتا ہے -

حضرات - اگرچہ میری یہ باتیں خوش طبعی کی ہیں مگر سچی بات یہ ہے کہ آج میں بھارت حکومت کو کروڑوں ہندوؤں اور سکھوں اور مسلمانوں اور عیسائیوں کی تکلیف سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہندی کو سرکاری زبان قرار دینا کوئی بُری بات تو نہیں ہے - مگر ملک کی عام فہم اور غالب اُردو زبان کو دفتروں اور درسگاہوں سے نکل جانے کا حکم دینا یا "اندر آنے کی اجازت نہیں ہے" بورڈ دروازے پر لٹکا دینا دانشمندی نہیں ہے اور سیکولر حکومت کی تعریف سے خارج فعل ہے - اور کروڑوں انسانوں کی ضروریات زندگی کا قتل عام ہے -

پاکستان بھی اس جرم سے بری نہیں ہے بلکہ اس کا جرم بھارت سے بڑا جرم ہے کیونکہ وہ اُردو کو سرکاری زبان قرار دینے کے بعد اپنے اکثر کام انگریزی میں کرتا ہے پاکستانی حکومت والے دفتروں ہی میں نہیں بلکہ اپنے گھروں میں بھی انگریزی بولتے ہیں

اس لئے میں آج یوم غالب سے فائدہ اٹھا کر یہاں کے حاضرین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ غالب کے مزار کے سامنے عہد کریں کہ غالب کی غالب زبان اُردو بولا کریں گے اور لکھا کریں گے اور اردو کو فنا ہونے والی زبان خیال کرنا چھوڑ دیں گے کیونکہ وہ زندہ تھی - زندہ ہے اور زندہ رہے گی اور وہ غالب تھی - غالب ہے اور غالب رہے گی -

ہندی اردو کی ماں ہے اور بیٹی اپنی ماں کی دشمن نہیں ہوتی - لیکن اگر ماں اپنی بیٹی کو

ناجائز اولاد بھی گر گلا گھونٹ کر مارنے لگے تو کوئی انصاف پسند اس کو پسند نہیں کرے گا۔

زبان ۳۲ دانتوں میں رہتی ہے اور رات دن میں تین بار دانت غذا چباتے ہیں مگر زبان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے لہٰذا باہر کی کوئی حکومت اور کوئی طاقت اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

قرآن میں خدا نے فرمایا ہے کہ خدا نے انسانوں کو اپنی قدرت پر توجہ کرنے کے لئے ان میں زبانوں کا اختلاف پیدا کر دیا ہے تاکہ انسان خدا کی برتر طاقت کو یاد رکھے مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی حکومت یا کوئی طاقت کم طاقت یا بے حکومت والے انسانوں کی بولی کو جبراً ان سے چھین لے۔

انگریزی کو پندرہ سال آباد رہنے کی اجازت جناب صدر اور حاضرین مجلس آپ اس حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ بھارت کی حکومت نے ہندی کو سرکاری زبان بنانے اور اردو کو اس کے واجبی حقوق سے محروم کرنے کے وقت یہ فیصلہ بھی کیا تھا کہ انگریزی اس ملک میں پندرہ برس تک جاری رہے گی اور اس کے بعد اس کو بھی اس ملک سے بیدخل کر دیا جائیگا۔

چونکہ اس مجلس میں بڑے بڑے ماہرین تعلیم اور ماہرین زبان جمع ہیں اس لئے میں بغیر کسی مذہبی یا نسلی یا ذاتی اختلاف کے آپ سب سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا انگریزی زبان پندرہ برس یہاں رہنے کے بعد اسی طرح بھارت کے باشندوں پر اپنا قبضہ نہ کرے گی جس طرح کہ انگریزوں نے دکانداری کرتے کرتے ملک پر قبضہ کر لیا تھا۔

آپ میری دریافت کا جواب دیں یا نہ دیں۔ لیکن ذاتی طور سے میں تو اس کا پورا یقین رکھتا ہوں کہ بھارت اور پاکستان کے سب باشندگان پندرہ برس کے اندر ہندی اور اردو کو بھول جائیں گے اور ان دونوں کی مادری زبان انگریزی بن جائے گی۔

پاکستان میں عربی زبان کامیاب نہیں ہو سکتی اگرچہ میں پاکستان کی اس تجویز کا حامی ہوں کہ پاکستان کے باشندگان عربی زبان سیکھیں۔ کیونکہ ان کا قرآن اور ان کا مذہبی ذخیرہ علوم عربی زبان میں ہے اور اس لئے بھی کہ اسلامی ملکوں کا بڑا حصہ عربی بولتا ہے یہاں تک کہ انڈونیشیا کے سات کروڑ مسلمان اور چین کے کروڑوں مسلمان عربی بول سکتے ہیں۔ تاہم مذکورہ ملکوں کی پوری مسلمان آبادی عربی نہیں جانتی لہٰذا پاکستان کے رہنے والے

عربی زبان کو مادری زبان بنا سکیں گے اس کو میں تسلیم نہیں کرتا کیونکہ یہ آئین قدرت کیخلاف ہے اگر آئین قدرت میں ایسا کرنا جائز ہوتا تو خدا انسانوں کی زبانوں میں اختلاف پیدا نہ کرتا۔ اور ایسی حالت میں کہ پاکستان میں اوپر سے لیکر نیچے تک سب لوگ انگریزی میں کام کرتے ہیں۔ عربی تو کجا اردو ہی کا سلامت رہنا مشکل دکھائی دیتا ہے

میرا معشوق جنگ باز ہے

دوستو میں شاعر نہیں ہوں یعنی شعر موزون نہیں کرسکتا لیکن شاعری کے مضامین لکھ سکتا ہوں۔ اور اس بنا پر کہتا ہوں کہ جسطرح شاعروں کا معشوق جنگ باز ہوتا ہے اسی طرح مجھ اور موجودہ شاعر کا معشوق بھی ایٹم بم سے بڑھ کر خوفناک ہتھیار رکھتا ہے میں یہ کہنا چاہتا ہوں یا میرے بیان کا یہ مطلب ہے کہ شاعروں کے معشوق کی بھویں کمان ہوتی ہیں اور پلکیں نشتر اور چھریاں ہوتی ہیں اور آنکھیں تیر برساتی ہیں اور زلفیں کالی ناگن کی طرح ڈس لیتی ہیں چنانچہ حضرت اکبر الہ آبادی فرما گئے ہیں ؎

کھائی مژگان و نظر کی جو قسم بولا وہ شوخ
آپ اب قسمیں بھی کھاتے ہیں چھری کانٹے سے

پس آپ کو یقین کرنا چاہیے کہ میری معشوقہ اردو زبان کے پاس مذکورہ اور معلومہ ہتھیاروں کے علاوہ کچھ خفیہ ہتھیار بھی ہیں اور میں ڈرتا ہوں کہ میری معشوقہ اردو مجھے بھارت اور پاکستان کیخلاف لڑائی شروع کردینے کا حکم دینے والی ہے اس لئے آج میں یہاں رسمی ورد جیسی مقالہ پڑھنے کے بجائے جنگی مضمون پڑھ رہا ہوں۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ اردو زبان کے پہلے بانی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ کے مزار کے سامنے اردو ہندی کے تین بڑے شاعر موجود ہیں یعنی انکی قبریں موجود ہیں ایک حضرت امیر خسروؒ۔ دوسرے عبدالرحیم خانخاناں اور تیسرے نواب اسد اللہ خاں غالب اور یہ تینوں ترک نسل تھے اور آپ جانتے ہیں کہ ترک اگر شاعر ہوجانے تو اپنی سپہ گری کو بھولتا نہیں ہے چنانچہ غالب نے بہادر شاہ کو مخاطب کرکے لکھا تھا کہ میرا پیشہ سپہ گری ہے شاعری نہیں ہے اور خود اردو زبان کا نام بھی فوجی ہے۔ کسی عربی شاعر نے عربی ادب کی کتاب میں لکھا تھا ؎

ترک اذا نادیتہ من عاشقم سن رحم کن
خندید ہی مجیباً و اجابنی بزبانہ
سن صبر دن گنی اوجہ ؛ ؛ ؛ ؛
بو راہ مشکل۔ کتمہ۔ سسن

جب میں نے ایک ترک کو پکارا اور کہا میں تجھ پر عاشق ہوں مجھ پر رحم کر۔ تو اس نے ہنسکر

اپنی زبان سے مجھے جواب دیا ترکوں کے لئے رحم کرنا مشکل ہے۔ اس لئے تجھ کو صبر کرنا چاہیئے۔

حضرت خواجہ نظام

حضرت امیر خسروؒ سے حضرت خواجہ نظا
وہ امیر خسروؒ کو میرا ترک فرمایا کرتے تھے
مخالف کے جواب میں حضرت نے فرمایا تھا
گر برائے ترکِ ترکم ارّہ برتارک نہند
اگر مجھے اپنے ترک کو ترک کرنے کیلئے آ
رکھدیں اور مجھے چیر ڈالنا چاہیں تو میں پیشانی کو ترک کردوں گا مگر اپنے ترک کو ترک نہیں کروں گا۔

اس لئے میں آج اس غیر سیاسی مجلس میں اردو زبان کی سیاست میں دخل دینا چاہتا ہوں کہ بھارت کی حکومت نے انگریزی زبان کو پندرہ سال جاری رکھنے کی اجازت کیوں دی؟ اور اردو کو درسیات اور نشریات سے خارج کیوں کیا؟ اور بھارت پارلیمنٹ کے حامی اردو ممبران پارلیمنٹ نے کیوں اب تک اس کے خلاف آواز بلند نہیں کی لہٰذا ہر وجی اور ان کی حکومت غالب اردو زبان کو بھی ہندی کی برابر اقتدار و اختیار دیں ورنہ قلمی اور زبانی جنگ کیلئے تیار ہوجائیں

جے غالب اردو

حسن نظامی